کہے ہی یون سر پیٹ کے اپنا لوگون بیچ وہ ہائے نے
کیا جانے کس کھور پڑے ہو کونسی یہ دو پیلے تھانے
نہین ہے معلوم اب تمکو کچھ حال تمہارا یکا سر پاؤن
سلا نیکو مجھ دکھیا کے گیا کیا بات بنائی ہے
دھوپ تھا تن پر زرد پایا گل کے رو کونکی چاندنی
جلد بدن کی تیز ادی یا پانی بن مرجھائی ہے

گل سا تو کمھلا تھا تیرا سنبل سے تھے تیرے بال
حسن تیرا ایسا ہی تھا پر کیا کہئے اے میرے لال
سو جیا بربت کا پایا انکو ہم کرتے ہیں خیال
گردون کو وہ شکل نہ بھائی یہ صورت خوش آئی ہے

مین دکھیا جا کس سے پوچھون کون بتاوے ہائے پسر
نکلون یان سے مین کس کو لیکر ساتھ اپنے رہبر
بیٹھو تجھ بن نہین ہون واقف ڈھونڈھتے بازار گھر
لوگ کہین گے مان قاسم کی گھر سے باہر آئی ہے

کہو نہین کس سے بیت کی ماری کون سنے مجھ دکھی کی پیر
جو وے کہین سے تھے اپنے سنگھاتی زنانے سب جاکر تیر
گھر سے تو باہر آتیکو شرم ہوتی ہے دامنگیر
خبر تری لاوے سو کس کو ایسی پیر پرائی ہے

ہیکل مین ڈالے تھے تیرے لاکھ طرح کے مین تعویذ
تجھسا بچہ مارا انھون نے سب ملکر جو تھی وہ چیز
بری گھڑی کچھ کام نہ آوے ہے جو حفاظت کی کچھ چیز
قضا نے ہاتھ الیسوں کے تیری گردن اب کٹوائی ہے

غرض کہ جسدم مان قاسم کی رو رو کرتی تھی یہ بین
لہو جنے برسا ہے لیسے تھی وہ کس کے نین
خلقت چارون عنصر کی سیماب کی صورت تھی بیچین
ان باتون نے دنیا غم کے دریا بیچ ڈبائی ہے

بھیج درود اب آل نبی پر سودا اگر تو ختم کلام
ساقی سے کوثر کا ملیگا بھرا ہوا ایسا ہی جام
روئے بہت اس نظم کو سنکر جتنے تھے وہ خاص و عام
آنکھ ہر ایک کی آنسو ستی جیسے بھر بھر آئی ہے

مرثیہ بجناب حضرت امام حسین

کربلا سے شام ہو کر جب مدینے آئیان
رو رو کہتی تھین کہ طعنہ دینگی یون ہمسائیان
زینب و کلثوم دونون فاطمہ کی جائیان
کھو کے سارے وارث اک عابد کو جیتا لائیان

دیکھکر ہمکو یہی آپس مین بولین گے وہ لوگ
کربلا جاکر بھتیجے بھائیون کا اپنے سوگ
کیا ولونکو آنکا یا ہے انھون نے غم کا روگ
تحفجات اہل وطن کیواسطے یہ لے آئیان

تشنہ لب بھائیکو جسدن ذبح دریا پر کیا
رات باقی تم نے اسدن جینے کی خاطر پیا
اور بھتیجون سے تڑپ کر آنکھون آگے جی دیا
حیف یہ کچھ دیکھ جینے سے نہ تم شرمائیان

جبکہ دلبند نبی کی لاشین تم نے دیکھین خاک پر
کیونکہ تم جیتی رہین وہ گل سی شکلین دیکھکر
اور نظر آئے کٹے تمکو جگر گوشون کے سر
نیزون اوپر تابش خورشید سے مرجھائیان

کیا جواب اسکا کوئی دے جب کسو نے یہ کہی
اب تلک آنکھو نہین تمہاری کیونکہ بینائی رہی
نہین تن سے جو ہے خون ایسی عزیز دنکے بہی
جب فلک نے صورتین اسطرح وہ دکھلائیان

طعن اگر وہ یہ کرین ہمپر تو ہم بولین سو کیا
منہ تمہارا دیکھنا ہمکو نہین یان ٹک روا
بہنین جتنی آئین سر بہائی بھتیجون کا کٹا
بیچ چلین وانسے تمہاری بوجہان پر چھائیان

طعن ہمپر سب درست انکے نہین لیکن یہ سچ
وہ کشاکش زندگی اپنی ہی سے آیا ہے بیچ
کہو کے وارث سب کے اک عابد ہی کو جینے کی بیچ
ورنہ وہ کب جیوے یہ ایذائین جن نے پائیان

کب یقین تہا ہمکو یون جیتا پہریگا عابدین
تنگ کر یل سے جون تا شام اسکو اہل کین
پر اجل اسکی حفاظت کو ہوئی اوس پر تعین
چرخ کو کیا جانیے کیون وہ جفائین بھائیان

دیکھے کوئی رکھے ہے آج تک وہ ناتوان
اور تپ بہی اسکو شدت سے پیادہ تہا روان
گردن اور پاؤن پہ اپنے طوق و بیڑی کا نشان
دیکھتے ہین یہ کہین ہم خرچ کی دکھ پائیان

پاؤن ننگے سر برہنہ جاتے تہا وہ دلفگار
پشت پا اپنے سے ہر منزل مین ان نے بار بار
اونٹون پر بیٹھے تھے ہم اور ہاتھ مین اسکے مہار
نوکین کانٹون کی بھری لوہو ہی مین دکھلائیان

صبح سے تا شام تہا اسپر یہ کچھ رنج و تعب
گر سیاہ شام سے پانی کیا ان نے طلب
وہ مریض ناتوان جاتا تہا منزل تشنہ لب
برچھیون کی آبدار انیان اسے بتلائیان

بسکہ اسکو ہاتھ سے تہی ظالمون کے کشمکش
رو کے ہمکو جب پکارا وہ کہ پیچھیون العطش
پیاس کے مارے اسے ہر بار آجاتا تہا غش
بوندین اشک اپنے کی منہ مین اسکے ہم ٹپکائیان

پانی ہے وہ شے کہ جسکو آدمی سے تا دواب
تہین فرزند محمدؐ کے نہ دینے مین ثواب
پیتے ہون سیراب اور اس شے کو وہ خانہ خراب
تہے مسلمان وہ خدا نا ترس نا ترسائیان

پیاس کی حالت تو یہ تہی اس جگر برپا کی
اور ہم اپنی مصیبت کیا کہین اس آن کی
لاکہ اذیت اس سوا خواہان تہی اسکی جان کی
واسطے غارت کے جب خیمہ پہ فوجین دہائیان

آگ دی بدبختون نے دی جو پیٹھ کر خیمے کو آگ
بیکسے لڑکے بالے مستورات نکلین وانسے بھاگ
سمجھے ہم کیا فتنہ محشر اٹھا سوتے سے جاگ
پھنس مرین آپہین تہا نزدیک یہ گھبرائیان

دست برد اسطرح پھر کرنے لگے وہ نابکار
آخرش ان چادرین تک بہی سرون سے لی اتار
نے زر و زیور نہ چھوڑا جنس سے کپڑے کا تار
وقت رخصت بھائی لے جو چادرین اڑہوائیان

بعد ازان اونٹون پہ بٹھلا ہمکو سوئے قتل گاہ
لائے وہ ملعون بارے شامیان روسیاہ

جا پڑی جدھر ہماری جانب مقتل نگاہ تو
کیا کہون آگے غرض تھے سر اُنکے نیزون پر
اور یقین ڈال ہماری خاک و خون مین ڈالکر
ظالمون نے یون ستم سب کے عزیزون پر کیے
طعنہ زن کا جرم کیا گر ایسے کو طعنہ دیے
ہین سزاوار ایسے ہم جو دین وہ طعنہ بار بار
مرگ کو ڈھونڈھا کیے پتھرون سے ہم سر مار مار
اسطرح باہم وہ کہتی تھین بچشم خونفشان
سامعین تمام ہین سودا نہ کر آگے بیان

سب کے لاشے نام لے لے کر ہین بتلائیان
حضرت خیر البشر کے جو تھے دلبند جگر
اپنے خویش و اقربا کی لاشین سب دکھائیان
دیکھے کچھ اور وہ دنیاے فانی مین پیچھے کو
زیست نے باتین تعرض کی ہین سنوائیان
مرنے جینے مین نہین ہے کچھ کسی کا اختیار
تن سے جی نکلا نہ اور لاکھون پچھاڑین کھائیان
جو جو سنتا تھا یہ باتین اشک تھے اسکے روان
ابر مژگان نے تو بوندین خون کی برسائیان

مرثیہ حضرت امام حسین رضؑ

بانو کہتی تھین کہ رن کا قصد مت کر سائیان
ایک تو تنہا رہا جاتا ہے کیدھر سائیان
مر چکے تیرے تو سب خویش و برادر سائیان
تجھ بن آفت آئیگی ہم سب کے سر پر سائیان

تو چلا مرنے ہمین کسکے حوالے کر چلا
کیونکہ تجھ بن ہمکو اس جینے سے مرنا ہی بھلا
کاٹ اپنے ہاتھ سے پہلے ہمارا بھی گلا تو
لوٹ لیوینگے ہمین یان سب ستمگر سائیان

تجھ سوا کسکا ہے اس جنگل مین ہم کو آسرا
رحم ہم پر کسکو آوے یان بغیر از مصطفا
کون ہے حامی ہمارا یان بجز ذات خدا
کون پہونچاوے مدینے ہمکو پھر کر سائیان

کون ہے جسکو ہمارے حال پر افسوس آئے
کون ہمکو اس بیابان مین آکے ٹک ڈھارس بندھائے
کون بچون کو لگا چھاتی سے پہلو مین بٹھائے
کس سے اپنا دکھ کہین اس بن کے اندر سائیان

تو ہمین یان چھوڑ کے جاتا ہے تنہا یا نصیب
دشمنون کا ہے ہمارے گرد بلوا یا نصیب
آسرا کس کا کرین ہم وا دریغا یا نصیب
دیکھتے ہین آنکھ اٹھا کر آج جیدھر سائیان

یہ حقیقت تیرے نانا نے نہین شاید سنی
دیکھین ان معصوم بچون کی ذرا تشنہ لبی
جو نہ آئے اب تلک لینے خبر حضرت نبی
مرتے ہین پیاسے یہ سب آل پیمبر سائیان

کیا نہین پہونچی جنان مین مرتضی کو یہ خبر
ظالمون نے سب کو اس بن مین رکھا ہے بند کر
ہاے سر پر ہے ہمارے ظلم ناحق کس قدر
کی علی کی نسل سب اولاد اطہر سائیان